69836 ـ فقہی مذاہب اور عقدی فرقوں کا فرق اور بدعتی سے شادی کرنا

سوال

اہل سنت اور دوسرے مذاہب (مثلا شافعی مالکی حنفی حنبلی وغیرہ) میں کیا فرق ہے ؟
اور کیا اہل سنت و الجماعت کی لڑکی کسی دوسرے مذہب کے مرد سے شادی کر سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مالکی شافعی حنفی اور حنبلی اہل سنت والجماعت کے مدمقابل نہیں بلکہ ان کے مقابلہ میں تو عقیدہ کی گمراہی اور بدعتی فرقے مثلا اشعری اور متعزلہ اور ماتریدی و مرجئۃ اور صوفی وغیرہ آتے ہیں.

حنفی مالکی اور شافعی و حنبلی تو فقہی مدارس ہیں، اور ان کے آئمہ کرام اہل سنت و الجماعت میں شامل ہوتے ہیں بلکہ یہ آئمہ کرام تو اہل سنت کے قائد ہیں.

لیکن افسوس یہ ہے کہ ان فقہی مذاہب کے اکثر پیروکاروں نے آج عقائد میں اہل بدعت ضلالت کی پیروی کرنا شروع کر دی ہے، اس طرح اکثر شافعی اور مالکی اشعری بن چکے ہیں، اور اور اکثر احناف ماتریدی مسلك اختیار کر چکے ہیں، اور حنبلی لوگ غیر اہل سنت کے عقائد اختیار کرنے سے بچے ہیں، بلکہ ان میں بھی کچھ نے غلط طریقہ اختیار کر لیا لیکن ا نکی تعداد بہت کم ہے.

اصل میں تو مسلمان شخص کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سمجھ و فہم کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا چاہیے، رہا ان چار مذاہب یا کسی دوسرے مذہب کی پیروی کرنا مندوب اور واجب نہیں، کسی بھی مسلمان شخص کو ان مذاہب میں سے کسی ایك معین مسلك کی اتباع نہیں کرنی چاہیے، بلکہ جو شخص ہر مسئلہ میں کسی معین مسلك اور کسی ایك مسلك کی اتباع کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے، اور وہ متعصب کہلائیگا اور وہ اندھی تقلید کر رہا ہے " انتہی

ھل المسلم ملزم باتباع مذہب معین من الذاہب الاربعۃ للمعصومی صفحۃ نمبر (38).

اگر کسی مسلمان شخص کے پاس کتاب و سنت سے احکام استنباط کرنے کا علم نہیں تو مذاہب اربعہ کی پیروی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب اس کے سامنے کتاب و سنت کی دلیل آ جائے اور اس کے مذہب کے خلاف مسئلہ معلوم ہو جائے تو پھر اسے کتاب و سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنا وہ مسلك ترك کر کے کتاب و سنت کے

مطابق عمل كرنا ہو گا.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے قرآن مجيد ميں انبياء و رسل كو چھوڑ كر اپنے آباء و اجداد كے دين كى پيروى كرنے كى مذمت كى ہے اور يہى تقليد ہے جسے اللہ تعالى اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حرام كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے مقابلہ ميں رسول كى مخالفت كرتے ہوئے كسى اور كى اتباع كى جائے.

اور پھر مسلمانوں كا اتفاق ہے كہ ايسا كرنا ہر كسى كے ليے حرام ہے، كيونكہ اللہ خالق كى مخالفت ميں كسى بھى مخلوق كى اطاعت نہيں كى جائيگى، اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اطاعت و فرمانبردارى تو ہر خاص و عام پر ہر وقت اور ہر دور ميں اس كے پوشيدہ اور اعلانيہ سب حالات ميں فرض ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى كتاب قرآن مجيد ميں تقريبا چاليس مقام پر سب لوگوں كے ليے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اطاعت و فرمانبردارى فرض كى ہے.

استدلال كرنے سے عاجز شخص كے ليے جمہور علماء كرام كے ہاں تقليد كرنى جائز ہے، اور ايسى تقليد جس ميں اللہ اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے فرمان كى نافرمانى ہوتى ہو وہ نص اور اجماع كے مطابق حرام ہے، چاہے يہ مخالفت كرنے والى كوئى بھى شخص ہو اس كى بات نہيں مانى جائيگى " انتہى

ديكھيں: مجموع الفتاوى (19 / 260 - 266).

سلف صالحين كے اتباع و پيروكار وہى لوگ ہيں جنہوں نے اپنے عقائد و فقہ اور سلوك ميں كتاب و سنت پر استقامت اختيار كى اور كتاب و سنت سے جو كچھ ثابت ہے اس كى كہيں بھى مخالفت نہ كى اور امت كے سلف كے اجماع پر عمل كيا.

شيخ صالح فوزان حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" سلفى مذہب سے مراد وہ مسلك ہے جس پر ا سامت كے سلف صحابہ كرام اور تابعين عظام اور آئمہ كرام تھے، صحيح عقائد اور منہج سليم اور ايمان صادق شرعى اور ادبى اور سلوك اور عقيدہ كے اعتبار سے جس پر صحابہ كرام تھے، اور بدعتى و منحرف قسم كى جماعتوں اور افراد كے خلاف سلفى منہج كہلاتا ہے.

آئمہ اربعہ كے منہج كى دعوت دينے والوں ميں سب سے واضح شيخ الاسلام ابن تيميہ اور ان كے تلاميذ اور شيخ محمد بن عبد الوہاب اور ان كے تلاميذ اور ہر مصلح اور مجدد شامل ہے جس سے كوئى زمانہ خالى نہيں رہا.

انہیں اہل سنت و الجماعت کا نام دینے میں کوئی حرج نہیں تاکہ منحرف مذاہب اور منہج سلیم کے درمیان فرق کیا جا سکے، اور یہ نام دینا تزکیہ نفس نہیں کہلاتا، بلکہ یہ اہل حق اور اہل باطل کے مابین امتیاز کی نشانی ہے " انتہی

دیکھیں: المنتقى من فتاوى الشیخ الفوزان (1) سوال نمبر (206).

اس بنا پر اگر کسی مسلمان عورت کے لیے کوئی ایسا رشتہ آئے جس کا اخلاق اور دین پسندیدہ ہو تو اسے وہ رشتہ قبول کر لینا چاہیے چاہے وہ ان مذاہب اربعہ میں سے کسی کی طرف بھی منسوب نہ ہو.

لیکن اگر اس کے لیے آنے والا رشتہ کسی گمراہ فرقے کی طرف منسوب ہو تو پھر اسے وہ رشتہ قبول نہیں کرنا چاہیے.

واللہ اعلم .